احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۲۰

فون ۴۴۹۰

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۹ | بدھ ۲۰- شعبان ۱۴۱۴ھ ‘ ۲- تبلیغ ۱۳۷۳ ہش ‘ ۲- فروری ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کو سب پر مقدم رکھو

سارے محامد سے متصف‘ سارے صفات کاملہ رکھنے والا اور سارے نقائص اور عیوب سے مبرا و منزہ ذات اس کا نام اللہ ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ اور پھر وہ اکبر ہے۔ جامع جمیع صفات کاملہ اور ہر قسم کے نقائص سے منزہ ہونے کے ساتھ وہ اکبر بھی ہے۔ یعنی بہت بڑا۔ اس کے یہ معنے ہوئے کہ اب اپنے کاروبار‘ یاروں دوستوں غرض ہر ایک کو چھوڑ کر اللہ کی طرف آجاؤ اور چونکہ وہ سب سے ہر رنگ میں بڑا ہے اب اس کا حکم آنے پر دوسروں کے احکام کی پرواہ مت کرو۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہانتک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے‘ تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔ بعض لوگ اس خیال کے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خطاکاروں کو معاف کر دے گا اور نیکو کاروں کو عذاب دے گا۔ ایسا خیال بھی اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اس لئے کہ اس کی صفت عدل کے سراسر خلاف ہے۔ گویا نیکی اور اس کے نتائج کو جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں‘ بالکل ضائع کر دینا اور بیسود ٹھہرانا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے۔ اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنی سے ناامیدی اور ناامیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے۔ اس لئے تم اس سے بچو اور صدیق کے کمالات حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرو۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۴۷)

مالی قربانی سے رزق میں وسعت

اور تنگ دستیاں دور ہوتی ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ایسی مالی قربانی کریں جس کے نتیجہ میں آپ خدا کے پیارے بنتے چلے جائیں اور وہ آپ کا نگہدار ہو جائے۔ آپ کی ہر ضرورت کا کفیل ہو جائے وہ اپنے ذمہ یہ لے لے کہ اس بندے کی ہر ضرورت میں پوری کروں گا۔ کیونکہ اس نے میری خاطر اپنی ضرورتوں کو نظر انداز کر کے میرے حضور کچھ مالی قربانی پیش کی ہے خدا سے زیادہ شکر گزار اور کوئی نہیں ہے اس لئے اس کا نام شکور رکھا گیا ہے۔ حالانکہ اگر آپ گہرائی سے دیکھیں تو شکر کے مضمون کا خدا پر اطلاق ہو ہی نہیں سکتا اور ظاہری نظر سے ہم اس معاملہ پر غور نہیں کرتے۔ شکر تو اس کا ادا کیا جاتا ہے جس نے کوئی احسان کیا ہو۔ خدا پر تو کوئی احسان ہو نہیں سکتا۔ جو کچھ ہے اس نے عطا کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود (اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی نازل کرے) فرماتے ہیں سب کچھ تیری عطا ہے۔ گھر سے تو کچھ نہ لائے۔

پھر وہ شکور کیوں ہے "شکور" ایک محسن کے طور پر ہے اس کا شکر بھی احسان کی ایک بہت ہی اعلیٰ درجہ کی قسم ہے‘ اس شکر کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ اپنے بندے پر احسان فرماتا ہے کہ اسے اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق بخشے اور پاک جذبوں سے خرچ کرنے کی توفیق بخشے‘ پھر شکر کے ساتھ اسے قبول فرماتا ہے۔ اور اس کی ضروریات کا کفیل بننا اس کی ذمہ داری ہو جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے "شکور" ہونے کا یہ جو مضمون ہے یہ اتنا لطیف ہے کہ اس پر آپ جتنا غور کریں اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی محبت آپ کے دل میں اچھلتی چلی جائے گی۔ پس چندے دیں تو اس ادا سے دیں کہ ہر چندہ آپ کے طرز فکر کو خدا کی محبت کی سمت رواں کر دے۔ آپ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات کے مضمون پر مزید غور کیا کریں اور آپ کی مالی قربانی آپ کو وہ کچھ عطا کر جائے جسے دنیا کی ساری دولتیں بھی خرید نہ سکتی ہوں ایک شخص چند کوڑی خدا کے حضور

باقی صفحہ ۲ پر

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ مکرم افتخار الحق صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم عطاء الحق خان صاحب کوئٹہ کی شادی ہمراہ محترمہ عطیہ نسیم صاحبہ بنت مکرم نسیم حیات صاحب انجام پائی۔ ۲۰- جنوری ۹۴ء کو برات کوئٹہ سے راولپنڈی پہنچی۔ اگلے روز شالیمار ہوٹل راولپنڈی میں مکرم مجیب الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مبلغ ۵۰ ہزار روپے حق مہر پر نکاح پڑھایا اور ۲۲- جنوری کو انصار اللہ گیسٹ ہاؤس ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں خاندان مسیح موعود اور احباب نے شرکت کی۔ آخر میں مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب ناظر مال آمد نے دعا کرائی۔

عزیز مکرم افتخار الحق خان صاحب مکرم ضیاء الحق خان صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم نواب الدین صاحب کا نواسہ ہے۔ خدا تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد سلیمان احمد صاحب مربی سلسلہ کے والد مکرم فضل دین صاحب ننگلی مورخہ ۹۴-۱-۲۷ بروز جمعرات ۱۱ بجے شب بعمر ۸۰ سال وفات پاگئے۔ (ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) مورخہ ۹۴-۱-۲۸ کو بیت اقصیٰ ربوہ میں بعد نماز جمعہ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا۔ آپ موصی تھے۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

موصیان کرام

○ پنشن کے کمیوٹ شدہ حصہ پر حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہوگی اور موصی کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس پر حصہ آمد یکمشت ادا کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغاسیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲ / تبلیغ ۱۳۷۳ھش ۲ / فروری ۱۹۹۴ء

خشیت اللہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ڈرایا بھی ہے اور خوشخبری بھی دی ہے۔ یعنی تنذیر بھی کی ہے اور تبشیر بھی۔ غلطی کا ارتکاب کرے تو نتیجہ برا نکلے گا اور کام صحیح طور پر کرے گا تو نتیجہ اچھا نکلے گا۔ غلط کام کے لئے ڈرایا ہے اور اچھے کام کے لئے خوشخبری دی ہے۔ یہ دونو باتیں نہایت اہم ہیں۔ کبھی ہم ڈر کے مارے برائی چھوڑتے ہیں اور کبھی اچھے انجام کی نوید سن کر اچھا کام کرتے ہیں۔

اچھے انجام کا سن کر اچھا کام کرنا تو عین فطرت ہے۔ ہم از خود ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ آخر ہر شخص اپنے لئے بھلائی کا خواہاں ہوتا ہے اور وہ جو کچھ بھی کرتا ہے اس لئے کرتا ہے کہ اسے فائدہ پہنچے۔ اس لئے ترغیب کی ضرورت ہو بھی تو کچھ بہت زیادہ نہیں۔ لیکن جہاں تک ڈر کے پہلو کا تعلق ہے وہ بہت اہم ہے۔ اس لئے ڈر کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ڈر کا اصل مفہوم یہ ہے کہ انسان یہ سمجھ لے کہ اس سے غلطی ہو سکتی ہے۔ وہ غلطی کا پتلا ہے اور اس لئے پھونک پھونک کر قدم رکھے۔ دائیں بائیں آگے پیچھے دیکھے اور ہر بات جو غلطی کے ارتکاب میں مد ثابت ہو سکتی ہو اس سے بچے۔ بالفاظ دیگر وہ اپنے ہر قول اور فعل میں خوب خوب محتاط ہو۔

اس کا دوسرا نام خشیت بھی ہے۔ اور خشیت کہتے ہیں تذلّل کو۔ تذلّل اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان خدا تعالیٰ کی عظمت کے جلوے دیکھے۔ یہ جلوے ہم سب کے ارد گرد بکھرے پڑے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ آنکھیں کھولی جائیں اور سوچ کے دروازے بھی بند نہ کئے جائیں۔ اگر ہم کھلی آنکھوں سے دیکھیں اور جو کچھ دیکھیں اس کے متعلق سوچیں بھی تو خدا تعالیٰ کی عظمت کے جلوے جا بجا نظر آئیں گے اور یہ عظمت ہمارے اپنے اندر تذلّل پیدا کرے گی۔ اور یہ تذلّل کی کیفیت یعنی خشیت اللہ ہمیں ہر برے کام سے روکے گی۔ ہماری زندگی کی رہنما بن جائے گی ہماری فطرت کا ایک حصہ بن جائے گی اور ہمیں نیکی کے راستوں پر چلنے کی ہمت عطا کرے گی۔

ہوا کے دوش پر جاتی ہے اک آواز ہر گھر میں
محبت کا کھلا ہے اک عجب انداز ہر گھر میں
سنو، سنتے رہو، سننے سے اپنا دل نہیں بھرتا
بتاؤ تو سہی کس کا ہے یہ اعجاز ہر گھر میں

ابو الاقبال

O

کچھ فرق سا لگتا ہے مجھے اپنے بھرم میں
مَیں روک بنا ہوں ترے اظہارِ کرم میں

اُٹھتی نہ کبھی مَیلی نظر مجھ پہ کسی کی
رہتا جو ترا نقش مرے دیدۂ نم میں

یہ کم تو نہیں معجزۂ صبر و رضا سے
راحت جو ملی ہے مجھے غیروں کے ستم میں

گرویدۂ سلطانِ قلم میں مرے الفاظ
ہے قوتِ تاثیر کی جاں میرے قلم میں

اس راہبرِ کامل و اکمل کی ہے کیا بات
منزل کے نشاں ملتے ہیں ہر نقشِ قدم میں

آواز تو آتی ہے سرِ عرشِ بریں سے
سنتا ہے مگر کون اسے خمخانہ جم میں

نزدیک تو ہیں میری رگِ جاں سے وہ لیکن
لے جائیں نسیمؔ اب وہ مجھے اپنے حرم میں

نسیم سیفی

بقیہ صفحہ ۱

پیش کر دیتا ہے 'ایک ہے جو چند لاکھ پیش کر دیتا ہے' لیکن خدا نہ تو چند کوڑی میں خریدا سکتا ہے نہ چند لاکھ میں خریدا جا سکتا ہے۔ تمام دنیا کی دولتیں خود اسی نے عطا کر رکھی ہیں۔ ساری دنیا کی دولتیں بھی اس کے حضور پیش کر دیں تو خدا خریدا نہیں جا سکتا مگر یوسف تو سوت کی ایک اٹی پر بک گیا اور آج تک دنیا اس کے قصے سناتی ہے۔ لیکن یوسف کو خدا سے کیا نسبت ہے۔ خدا تو ایک اٹی سے کم رزق کے دانے پر بھی بکنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ اگر وہ محبت اور خلوص کے ساتھ اس کے حضور پیش کیا جائے۔ تو اپنی عظیم پر رفعت قربانیوں کو اس طرح ضائع نہ کریں۔ جب خدا کے نام پر آپ سے مانگا جائے تو خدا کو حاضر ناظر جان کر اپنے حالات پر غور کر کے اس سے تعلق بڑھانے کے لئے 'اس سے پیار کے رشتے قائم کرنے کے لئے پیش کیا کریں پھر دیکھیں آپ کی تنگ دستیاں بھی دور ہونی شروع ہو جائیں گی اور آپ کے رزق میں غیر معمولی وسعت ملے گی۔

(از خطبہ ۲۷ ستمبر ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

یہاں توجہ دلائی گئی ہے کہ قرآن کریم کو نازل کرنے والا خدا تمام خوبیوں کا جامع اور تمام عیبوں سے پاک ہے اور اس نے ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جو حق و باطل میں تمیز کر کے رکھ دیتی ہے۔ اور پھر اس نے یہ کتاب اپنے تمام بندوں کے لئے اتاری ہے خواہ وہ کسی درجہ عقل کے مالک ہوں۔ یا کسی قسم کا رجحان رکھنے والے ہوں چنانچہ حضرت عبداللہؓ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس نے اپنے بندہ پر فرقان نازل کیا کی جگہ اپنے بندوں پر بھی پڑھا ہے تفسیر بحر محیط جلد ۶ صفحہ ۴۸۰) جس میں انہی معنوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ خدائے پاک نے یہ فرقان جس سے حق و باطل میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اپنے مختلف طبیعتوں والے بندوں پر نازل کیا ہے۔ تاکہ یہ کتاب تمام مخلوق کے لئے ڈرانے والی ثابت ہو۔ گویا یہ ایک ایسی کتاب ہے جس سے ہر فطرت کا آدمی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور ہر مزاج کا انسان نصیحت حاصل کر سکتا ہے یہ بظاہر ایک مختصر سی آیت ہے جس سے سورہ فرقان کا آغاز کیا گیا ہے۔ لیکن اگر غور سے کام لیا جائے تو اس چھوٹی سی آیت میں ہی مسلمانوں کے لئے ایک وسیع اور مکمل لائحہ عمل بیان کر دیا گیا ہے۔ یوں تو کروڑوں مسلمان دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن محض نام رکھ لینے سے کسی چیز کے اندر وہ حقیقت پیدا نہیں ہو جاتی جس حقیقت کا اصل چیز کے اندر پایا جانا ضروری ہوتا ہے ہماری زبان کا یہ محاورہ تو نہیں مگر اردو زبان میں اسے عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے کہ

بر عکس نہند نام زنگی کافور

یعنی فلاں بات ایسی ہی حقیقت کے خلاف ہے جیسے کسی حبشی کا نام کافور رکھ دیا جائے۔ حالانکہ حبشی اپنی سیاہی میں بے مثل ہوتا ہے اور کافور اپنی سفیدی میں بے مثل ہوتا ہے۔ اسی طرح ہمارے ملک کا ایک شاعر کہتا ہے کہ دنیا بھی عجیب مقام ہے جس میں ہر ایک بات الٹی نظر آتی ہے وہ کہتا ہے۔

رنگی کو نارنگی کہیں بنے دودھ کو کھویا
چلتی ہوئی کو گاڑی کہیں دیکھ کبیرا رویا

یعنی نارنگی جو ایک خوش رنگ رکھتی ہے لوگ اس کو نارنگی کہتے ہیں جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اس کا کوئی رنگ نہیں اور دودھ جب اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اسے کھویا کہتے ہیں حالانکہ کھوئی ہوئی چیز وہ ہوتی ہے جو ضائع ہو جائے۔ اسی طرح جو چیز چلتی ہے لوگ اس کو گاڑی کہتے ہیں حالانکہ گڑی ہوئی چیز وہ ہوتی ہے جو چل نہ سکے۔ کبیر کہتا ہے کہ دنیا کی یہ الٹی باتیں دیکھ کر میرے دل کو بہت دکھ ہوا کہ یہ دنیا کتنی غیر معقول ہے کہ ہر چیز کا الٹا نام رکھتی ہے۔ کیا اس کی آنکھیں بھینگی ہو گئی ہیں کہ اسے سیدھی چیز بھی الٹی نظر آتی ہے۔

اسی طرح جہاں تک نام کا سوال ہے کوئی نام رکھ لیا جائے خواہ وہ مسلمانوں والا ہو یا ہندوؤں والا ہو یا بدھوں والا ہو یا پارسیوں والا ہو اس نام کی وجہ سے مذہب کی حقیقی روح انسان میں پیدا نہیں ہو جاتی۔ دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان یا ہندو یا بدھ یا پارسی کہتے ہیں۔ لیکن ان کی زندگی ان کے افکار ان کے رہنے سہنے کی عادات اور ان کے لباس کو دیکھا جائے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ عیسائی ہیں۔ لیکن جب ان کے نام معلوم ہوں تب پتہ لگتا ہے کہ فلاں شخص مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا ہے فلاں شخص ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ اور فلاں شخص بدھوں یا پارسیوں کے گھر پیدا ہوا ہے۔ پس صرف نام کوئی حقیقت نہیں رکھتا اصل خوبی جو کسی چیز کی اہمیت کو بڑھانے والی ہوتی ہے وہ اس کی صفات ہوتی ہیں۔ ورنہ مٹی کا بنا ہوا کیلا بھی نام کے لحاظ سے کیلا ہی ہوتا ہے مٹی کا بنا ہوا سیب بھی نام کے لحاظ سے سیب ہی ہوتا ہے مٹی کا بنا ہوا آم بھی نام کے لحاظ سے آم ہی ہوتا ہے ان چیزوں کو صرف پھلوں کا نام دے دینے کی وجہ سے ان کے اندر پھلوں کی خاصیت پیدا نہیں ہو جاتی اور نہ ان چیزوں سے اس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ جس طرح حقیقی آم یا سیب یا کیلے سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔

غرض دنیا کو وہی چیز فائدہ پہنچا سکتی ہے جو اپنے نام کے مطابق اپنے اندر صفات بھی رکھتی ہو۔ اگر اس کا نام تریاق ہو تو وہ اپنے اندر تریاقی خاصیت رکھتی ہو۔ اور اگر اس کا نام شفاء ہو تو وہ اپنے اندر شفائی اثرات رکھتی ہو۔ یہی حقیقت اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے کہ برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا (۱) یعنی بڑی برکتوں والا ہے وہ خدا جس نے حق اور باطل میں تمیز کرنے والا کلام اپنے بندے پر نازل کیا ہے۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے پاک اور بے عیب ہونے کا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی بتا دیا کہ ہمارا یہ دعویٰ صرف منہ کا دعویٰ نہیں بلکہ اس کے اندر کامل صداقت پائی جاتی ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس خدا نے فرقان نازل کیا ہے یعنی ایسا کلام نازل کیا ہے جس کا ایک ایک لفظ حق اور باطل میں تمیز کر کے دکھا دیتا ہے اور بتا دیتا ہے کہ فلاں چیز مفید ہے اسے قبول کرو اور فلاں چیز مضر ہے اس سے بچو۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

لجنہ کالم

استادوں کو یہ بات مد نظر رکھنی چاہئے کہ تمام طالبات میں ایک قسم کی ہم آہنگی ہو۔ میں امید کرتا ہوں شاہ صاحب اس بات کو مد نظر رکھیں گے۔ بعض لڑکیاں جو ہوشیار اور ذہین ہوں وہ جلدی ترقی کر جاتی ہیں۔ مگر جب جماعت بنائی جائے تو ضروری ہے کہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ جو کمزور ہوں ان کو بھی ترقی حاصل ہو۔ اور اس کا طریق یہی ہے کہ ان سے زیادہ سوال پوچھے جائیں۔ اور ان کا زیادہ خیال رکھا جائے۔ میرے نزدیک اس بات کی ضرورت ہے کہ ہر ایک سے سوال کئے جائیں۔ اور ہر ایک کو مجبور کیا جائے کہ جواب دے۔ مجھے یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی کہ میری لڑکی نے کبھی سوال کا جواب نہ دیا تھا۔ جب مجھے معلوم ہوا تو میں نے اسے بلا کر سختی سے کہا کہ ضرور جواب دینا چاہئے۔ شاہ صاحب کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ جو خواتین نہ بولتی ہوں انہیں بلوائیں اور جو پڑھائی میں کمزور ہیں ان کی طرف زیادہ توجہ کریں میں نے عورتوں میں یہ خوبی دیکھی ہے کہ وہ کمی کو بہت جلد پورا کر لیتی ہیں۔ اگر ان کی طرف خیال رکھا جائے۔ پھر ایک اور بات جس کا خیال رکھنا چاہئے یہ ہے کہ خواتین کو علم کے استعمال کی ضرورت پڑے۔ ہمارے لئے صرف نحو ایک ایسا حصہ ہے کہ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور آپ کے کورس میں رکھ دیا ہے۔ طالبات عموماً کوشش کرتی ہیں کہ غیر زبان بولنے سے پیچھے ہٹیں۔ لیکن اگر شاہ صاحب عربی پڑھاتے ہوئے مجبور کریں گے کہ عربی میں جواب دیں تو امید ہے عربی میں جواب دینے لگ جائیں گی۔ اب ان کی تعلیم اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ ان سے باتیں کرائی جائیں۔ میں اس سال خواتین کی پڑھائی کے لئے زیادہ وقت نہیں دے سکا امید ہے کہ شاہ صاحب اس کمی کو پورا کریں گے۔ اور طالبات سے بھی امید کرتا ہوں کہ وہ کوشش کریں گی۔ مجھے افسوس کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ طالبات کی انگریزی کی طرف زیادہ توجہ ہے گو انگریزی کے ماسٹر (حضرت مولوی شیر علی صاحب) کہتے رہتے ہیں کہ عربی کی طرف زیادہ توجہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ انگریزی کی طرف زیادہ ہے۔ شاہ صاحب کو اس بات کا خیال رکھنا ہوگا۔ تاکہ دوسرا فریق زیادہ توجہ نہ لے جائے۔ میرا منشاء ہے کہ اب سکول ٹائم زیادہ کر دیا جائے اور سوا گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ ہر استاد پڑھایا کرے اور گفتگو کرنے کی طرف توجہ دی جائے۔ اگر موٹے موٹے فقرے بولنے لگیں تو ان کی توجہ خود بخود بڑھ جائے گی۔ عربی یا تو قواعد کے ذریعہ آتی ہے یا پھر بولنے سے۔ قواعد چونکہ مشکل ہیں اس لئے انہیں یاد کرتے ہوئے عام طور پر ہمت ٹوٹ جاتی ہے۔ اور انگریزی آسانی سے آ سکتی ہے۔ اس لئے ادھر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ عربی مدرس کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ طالبات کی ہمت نہ ٹوٹے۔ میں نے خواتین سے عربی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنوائے مثلاً یہ کہ کاپی کہاں ہے۔ کتاب کہاں ہے۔ کتاب کس نے اٹھائی۔ کی عربی بتاؤ۔ آئندہ گھر کی بول چال کھانے پینے کے متعلق فقرے اگر استعمال کرائے جائیں تو ان کے حوصلے بڑھ جائیں گے یا اور کئی طریق زبان سکھانے کے ہوشیار استاد نکال سکتا ہے۔ سب سے ضروری بات یہی ہے کہ عربی کی طرف خاص توجہ ہو۔ یوں تو سارے علوم ہی ضروری ہیں لیکن عربی کے ساتھ ہمارے مذہبی امور وابستہ ہیں۔ اس لئے یہ سب سے ضروری ہے مگر عربی میں طالب علم جلدی ہمت ہار دیتے ہیں اور ابتدائی مشکلات کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ہم اسے حاصل نہیں کر سکیں گے۔ حالانکہ یہ بہت تھوڑا سا رستہ ہوتا ہے اسے اگر طے کر لیں تو پھر آسانی ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ ارد گرد عربی بولنے والے ہوں اور اگر یہ نہ ہوں تو عالم بھی عربی بولنا جانتے ہیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب حضرت ابوبکرؓ کے متعلق مزید فرماتے ہیں:۔

ہجرت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد جب رسول کریم ﷺ نے انصار و مہاجرین میں مواخات قائم فرمائی تو صدیق اکبرؓ کے بھائی خارجہ بن زید انصاری ٹھہرے اور آپ نے مدینہ کے مضافات میں سخ میں ان کے ساتھ قیام فرمایا اور مراسم بڑھے تو خارجہ کی لڑکی حبیبہ سے آپ نے شادی کی جن کے بطن سے ام کلثوم ہوئیں۔ ادھر آپ کا دوسرا کنبہ جس میں حضرت عائشہ اور ام رومان شامل تھیں ابو ایوب انصاری کے گھر ٹھہرا ہوا تھا۔ آپ نے ان کی خدمت میں بھی کوتاہی نہ برتی بلکہ باقاعدہ مدینہ ان کی خبرگیری کو جایا کرتے اس کے بعد مدینہ میں آپ آنحضرت ﷺ کے دائیں بازو کے طور پر کام کرتے رہے۔ آپ آنحضور ﷺ کے مشیر خاص تھے۔ نیز اس اثناء میں تبلیغ دین اور نشرواشاعت دین میں پوری ہمت اور کوشش سے کام کیا۔

۹ ہجری میں فتح مکہ کے اگلے سال رسول خدا ﷺ بیرونی وفود کی مدینہ میں آمد اور دیگر اہم امور کے پیش نظر حج بیت اللہ کے لئے مکہ نہ جا سکے۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ کو امیر حج مقرر فرمایا اور مسلمانوں کو کثیرالتعداد گروہ کے ساتھ روانہ فرمایا۔ مسلمانان عالم کا یہ پہلا آزادانہ حج تھا جس کی قیادت حضرت ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ کی نیابت میں فرما رہے تھے۔

حجتہ الوداع کے اگلے سال ۱۰ ہجری میں رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور مسجد میں نماز پڑھانے تشریف نہ لا سکے تو نماز پڑھانے کے لئے امامت کی سعادت صدیق اکبرؓ کے حصہ میں آئی۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور نے جب حضرت ابوبکرؓ کی امامت کا ارشاد فرمایا تو میں نے عرض کی کہ حضور وہ رقیق القلب ہیں۔ حضرت عمرؓ کو ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کو کہو کہ نماز پڑھائیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر میں نے حضرت حفصہؓ زوجہ رسول اللہ ﷺ کی وساطت سے یہی بات رسول اللہ ﷺ کو کہلوائی۔ آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ حضرت حفصہ نے دوبارہ عرض کی تو فرمایا "تم وہی عورتیں ہو جنہوں نے یوسفؑ کو پھسلانے کی کوشش کی تھی، ابوبکرؓ کو کہو کہ نماز پڑھائیں۔ ایک دفعہ خود رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ حضرت ابوبکرؓ کی غیر موجودگی میں ایک دفعہ حضرت بلالؓ نے حضرت عمرؓ کو نماز پڑھانے کے لئے کہا۔ جب حجرہ میں رسول اللہ ﷺ کو حضرت عمرؓ کی آواز پہنچی تو فرمایا ابوبکرؓ کہاں ہے اللہ اور مسلمان یہ بات پسند کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نماز پڑھائیں۔

دراصل ان ارشادات میں حضرت ابوبکرؓ کی امامت اور خلافت کی طرف اشارہ تھا جو آپ کو عطا ہونے والی تھی۔

آنحضرت ﷺ کی وفات پر جب صحابہؓ مارے غم کے دیوانے ہو گئے اور ہزاروں بادیہ نشین مرتد ہو گئے حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی بھی اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے کہ رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے اور جوش میں آکر یہاں تک اعلان فرمایا کہ جو آپ کی وفات کا اعلان کرے گا اس کی گردن اتار دوں گا۔ اس نازک موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو جو رقیق القلب سمجھے جاتے تھے کمال استقامت اور شجاعت عطا کی۔ آپ نے صحابہؓ کے مجمع میں آکر وفات رسول ﷺ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو تم میں سے محمد ﷺ کی عبادت کرتا ہے وہ سن لے کہ اس کا خدا فوت ہو گیا اور جو خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کرتا ہے وہ یاد رکھے کہ وہ خدا زندہ ہے اور اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس طرح توحید کا دامن پکڑ کر آپ نے اس صدمہ کو خود بھی برداشت کیا اور مسلمانوں کا بھی سہارا بنے۔ آپ نے سورہ آل عمران کی یہ آیت پڑھی کہ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کہ محمد رسول اللہ ﷺ ایک رسول ہیں اور آپ سے پہلے سب رسول فوت ہو گئے ہیں۔ پھر تو مدینہ کے ہر شخص کی زبان پر یہ آیت تھی اور وہ رسول اللہ کو یاد کر کے آپ کی وفات کو تسلیم کرنے کا حوصلہ پا رہا تھا۔

آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد دوسرا اہم مسئلہ آپ کے جانشین کا تھا۔ بعض انصار نے اپنے میں سے ایک امیر مقرر کئے جانے کا سوال اٹھایا اور حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ کو ساتھ لے کر سقیفہ بنو ساعدہ گئے اور انصار کو سمجھایا اور حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ کے نام خلافت کے لئے تجویز کر کے بیعت کے ذریعے ایک ہاتھ پر اکٹھا ہو جانے کی تحریک کی۔ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے درخواست کی کہ آپ بیعت لیں کہ نبی کریم ﷺ نے آخری بیماری میں آپ کو ہی امام مقرر فرمایا تھا اور اس طرح سب صحابہؓ حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر اکٹھے ہو گئے اور مسلمانوں کا شیرازہ بکھرنے سے محفوظ رہا۔

خلیفہ بننے کے بعد آپ نے پہلے خطبہ میں ہی خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ہمت و قوت اور عظمت و جبروت، حلم و بردباری اور متانت و فراست کا ثبوت دیتے ہوئے فرمایا۔

"میں تمہارا حاکم بنایا گیا ہوں لیکن اگر میں نیک کام کروں تو اس میں میری مدد کرو اور اگر برا کام کروں تو مجھے ٹوکو۔ تمہارا کمزور شخص میرے نزدیک طاقتور رہے جب تک میں اس کا حق نہ دلاؤں اور تمہارا طاقتور شخص میرے نزدیک کمزور ہے جب تک کہ اس کے ذمہ جو حق ہے اس سے نہ لوں۔ تم پر میری اطاعت واجب ہے جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروں اور اگر مجھ سے کوئی ایسا کام سرزد ہو جس سے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا پہلو نکلتا ہو تو تم پر میری اطاعت واجب نہیں"

حضرت ابوبکرؓ نے خلیفہ بنتے ہی اول باغی منکرین زکوٰۃ سے جنگ کی اور فرمایا کہ جب تک میں اس شخص سے جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں خواہ اونٹ کی نکیل زکوٰۃ میں دیتا تھا حاصل نہ کرلوں میں اس سے جنگ کروں گا اور زکوٰۃ وصول کروں گا۔

چنانچہ آپ کی یہ کوشش بار آور ہوئی اور سارا عرب ایک بار پھر زکوٰۃ ادا کرنے لگا۔ دوسرے مرتدین کے زبردست فتنہ کا انسداد آپ کا بڑا کارنامہ ہے متعدد نو مسلم قبائل نے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد بغاوت وارتداد کا اعلان کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان سے جنگ کی اور ان کا قلع قمع کیا نیز ان خطرناک حالات میں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق اسامہؓ کی سرکردگی میں لشکر بھی روانہ فرمایا اس کے علاوہ جمع قرآن کے عظیم الشان کام کا سہرا آپ ہی کے سر ہے۔

فتوحات کے اعتبار سے آپ کا زمانہ خلافت وہ مقدس دور ہے کہ جس میں بعد میں بننے والی مستقل اسلامی حکومت کی داغ بیل پڑی۔ چنانچہ آپ کے مبارک دور میں ہی حضرت خالدؓ بن ولید (سیف اللہ) اور ان کے ساتھیوں کے ہاتھوں عراق ایران اور شام فتح ہوئے۔

آنحضرت ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ آپ سے اڑھائی قدم آگے بڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے ٹھیک اڑھائی سال بعد آپ اپنے آقا سے جا ملے۔ کہتے ہیں آپ نے سردی میں ٹھنڈے پانی سے غسل کیا تھا جس سے بخار ہوا اور یہی بخار وفات کا باعث بنا۔

سوموار کے دن آپ نے پوچھا آج کون سا دن ہے۔ عرض کی گئی سوموار ہے۔ فرمایا رسول کریم ﷺ نے کب وفات پائی تھی بتایا گیا "سوموار" کو چنانچہ آپ سوموار کے روز ہی فوت ہوئے۔

نبی کریم ﷺ نے آپ کو جنتیوں کا ایک سردار قرار دیا۔ اور جیسا کہ ایمان لانے والوں میں آپ سب سے اول ٹھہرے نبی کریم ﷺ نے آپ کو یہ مژدہ بھی سنایا کہ آپ میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

سفر ہجرت میں جان کو خطرے میں ڈال کر آنحضور ﷺ کا ساتھ دیا۔ اور قرآن شریف میں بھی آپ کو ثانی اثنین کا خطاب دیکر اللہ تعالیٰ کی معیت کی نوید سنائی گئی ہے۔ اور یہ تاریخی معیت خدا کے حضور ایسی ٹھہری کہ آپ سعادت دارین اور نبی کریم ﷺ کی دائمی معیت کے وارث بن گئے۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ روز قیامت ابوبکر کا حشر بھی میرے پہلو سے ہو گا۔

نبی کریم ﷺ نے آپ کے بلند روحانی مقام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ابوبکرؓ اس وقت کے بہترین اور افضل فرد ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔

حضرت ابوبکرؓ نہایت متواضع اور منکسر المزاج اور کم گو تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی بہت کم روایات احادیث کی کتب میں آئی ہیں۔ لیکن جو روایات آپ نے بیان کی ہیں ان سے آپ کے اعلیٰ کردار اور پاکیزہ سیرت پر خوب روشنی پڑتی ہے۔

طبعاً کم گو ہونے اور ادب رسول کے تقاضہ کے پیش نظر آپ شاذ ہی نبی کریم ﷺ سے کوئی سوال کرتے تھے، مگر جو سوال آپ نے کئے وہ بھی آپ کے بلند علمی مقام اور اعلیٰ سیرت و کردار کو ظاہر کرتے ہیں۔

اگر آپ کے ایک ایک وصف اور فضیلت کو بیان کیا جائے تو کئی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا یہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد- ایم- اے

اخلاق کے تین مراحل

اللہ تعالیٰ نے جو نظام زندگی قائم فرمایا ہے اس میں چیزیں فی الفور وجود نہیں پکڑتیں بلکہ تدریج کے مراحل سے گزر کر ہی تکمیل پاتی ہیں۔ اس نظام شمسی کو جب اس نے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس کے "کن" کے حکم پر یہ نہیں ہوا کہ یکدم یہ زمین یہ آسمان ستارے اور سیارے اس حالت میں فی الفور پیدا ہو گئے ہوں جس حالت میں آج ہم انہیں دیکھ رہے ہیں بلکہ زمین جیسے وہ خود فرماتا ہے پہلے صرف دخان کی صورت میں تھی پھر وہ اطراف سے سکڑنا شروع ہوئی اور ایک آگ کے گولے کی شکل اختیار کر گئی۔ اس آگ کے گولے کی باہر کی سطح آہستہ آہستہ لاکھوں برس پر محیط عرصہ بعد ٹھنڈی ہونا شروع ہوئی۔ اس سکڑنے کے نتیجہ میں اسی کی منشا کے مطابق اس کی سطح پر پہاڑ ابھرے۔ گہرائیاں سمندر میں تبدیل ہوئیں' پانی کے وجود سے طرح طرح کی نباتات پیدا ہوئی۔ انہی Micro Cells سے پھر انسان مختلف مراحل سے گزرتا ہوا اپنی موجودہ شکل میں وجود میں آیا۔ پہلے پہل حیوان اور انسان میں بہت ہی معمولی فرق تھا۔ مگر انسان کو خدا تعالیٰ نے بہتر دماغ اور نطق کی صلاحیتوں سے نواز رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ آج دنیا پر حکمرانی کر رہا ہے۔ یہ تو وہ مراحل ہیں جو گزر چکے ہیں نہ آپ نے دیکھے نہ میں نے۔ عام آدمی کہہ سکتا ہے کہ یہ سب افسانے ہیں خدا معلوم دنیا کس طرح پیدا ہوئی اور کس طرح نہیں لیکن یہ علم اب سائنس بن چکا ہے اور ہم بڑے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اسی طرح ہوا تھا۔ چلیں بچہ کی پیدائش کا تو آپ کو مشاہدہ ہے یہ تخلیق کا کرشمہ تو ہر روز ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے۔ بچہ ماں کے پیٹ میں جن مراحل سے گزرتا ہے وہ تو آپ نہیں دیکھ سکتے مگر پیدائش کے بعد کے سب مراحل آپ کے سامنے سے گزرتے ہیں۔ کس طرح وہ ایک مکمل انسان ہوتے ہوئے بھی انہی سب حوائج کے لئے آپ کا محتاج ہوتا ہے۔ پھر وہ قدم قدم چلنا شروع کرتا ہے ٹوٹے پھوٹے بول سے آپ کی نقل اتارنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر آپ اسے پورے لفظ بولنے کی پریکٹس کراتے ہیں۔ پھر وہ جملے جوڑ کر اپنا مافی الضمیر سمجھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ چلنے کی سٹیج سے نکل کر دوڑنے لگتا ہے۔ اب اس کی باقاعدہ تعلیم کا مرحلہ آتا ہے۔ تعلیم حاصل کرنے یا تجربہ حاصل کرنے کے بعد وہ خود کمانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی شادی ہوتی ہے اور اس طرح دوبارہ پیدائش کا یہ چکر اسی طرح شروع ہو جاتا ہے جس طرح ازل سے ہوتا چلا آیا ہے۔ بعض دفعہ اس طریق کار میں Mutation ہو جاتی ہے جہاں بچے کا دماغ تو پانچ چھ سال کے بچے کی حالت سے آگے نہیں بڑھتا مگر اس کا جسم نارمل رفتار سے بڑھتا چلا جاتا ہے جس طرح شاہ دولے کے چوہے ہوتے ہیں۔ انسان نے خود بھی پودوں پر ایسے تجربات کئے ہیں جہاں چالیس برس کا درخت صرف چراغ کی اونچائی تک ہی پہنچ پاتا ہے۔ اس پر ننھے ننھے پھل بھی لگتے ہیں جبکہ اگر معمول کے مطابق اس کی نمو ہوتی تو وہ بیس تیس فٹ کی بلندی کو چھو لیتا۔ یہ فن جاپان میں پریکٹس کیا جاتا ہے اسے ----- کہتے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کے کاموں میں ایک تسلسل اور تدریج کا عمل پایا جاتا ہے جتنی کسی مخلوق میں ترقی کی گنجائش ہوگی اتنا ہی اس کو ایک مرحلہ سے دوسرے مرحلہ میں داخل ہوتے ہوئے لمبا عرصہ لگے گا۔ جانور کا بچہ پیدائش کے چند گھنٹوں بعد پاؤں پر کھڑا ہو جاتا ہے اور چلنے کے قابل ہو جاتا ہے جبکہ انسان کے بچے کو سال بعض دفعہ دو دو سال لگ جاتے ہیں۔ جانور میں یہ امور طبعی طور پر واقعہ ہوتے ہیں جبکہ انسان کے بچوں کو اسے باقاعدہ سکھلانا پڑتا ہے۔ آپ ایک مرحلہ سے دوسرے مرحلہ میں بغیر تربیت یا پریکٹس کے نہیں داخل ہو سکتے۔ ان مراحل کا خیال رکھنا پڑتا ہے آپ STAGE 1 سے سیدھے STAGE 3 میں داخل نہیں ہو سکتے۔ جس طرح جسمانی نظام تدریج کے مراحل سے گزرتا ہے اسی طرح انسان اخلاقی اور معاشی طور پر مدارج سے گزرتا ہے مگر افسوس کہ ہم نے اس سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔

پہلا مرحلہ وہ ہے جہاں حیوانیت کے درجہ سے نکل کر انسان انسانیت کے درجہ میں داخل ہوتا ہے حیوان کو صرف اپنی ذات سے غرض ہوتی ہے۔ اسے اگر بھوک لگی ہو اور دوسرا حیوان قریب بھوک سے مر رہا ہو تب اسے اپنی بھوک سے غرض ہوگی وہ اپنی بھوک کم کر کے کچھ خوراک دوسرے حیوان کے لئے نہ چھوڑے گا کہ اس کی جان بچ جائے مگر انسان اگر وہ بہیمیت کے درجہ سے نکل کر انسانیت کے درجہ میں داخل ہو چکا ہو تو وہ دوسرے انسان کو بھوکے مرتا نہیں دیکھ سکتا وہ اپنا پیٹ کاٹ کر بھی دوسرے کی جان بچانے کی کوشش کرے گا۔ اسی طرح وہ دوسروں کے جذبات کا خیال رکھے گا۔ ہم انسانوں میں سے بیشتر طبقہ مشکل سے ہی بہیمیت کے درجہ سے نکل کر انسانیت کے درجہ میں داخل ہوتا ہے۔ دوسرا مرحلہ انسانیت کے درجہ سے گزر کر بااخلاق انسان کا آتا ہے۔ اس مرحلہ میں جب تک انسان کو باقاعدہ تربیت نہ دی جائے اور اس پر عمل نہ کروایا جائے وہ اس درجہ میں داخل ہی نہیں ہوتا۔ بااخلاق انسان وہ ہوتا ہے جو دوسروں کی تکلیف کا خیال رکھتا ہے۔ وہ کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جس سے نہ صرف دوسروں کو کوئی جسمانی تکلیف بلکہ جذباتی تکلیف تک پہنچے۔ وہ نہ صرف خود پاک صاف رہتا ہے بلکہ ماحول کو بھی پاک صاف رکھتا ہے۔ وہ کوڑا کرکٹ اپنے گھر سے نکال کر سڑک پر نہیں پھینک دیتا۔ وہ بازار میں چلتے ہوئے دوسروں کے لئے تکلیف اور رکاوٹ کا موجب نہیں بنتا۔ اسے اگر راستہ میں کوئی تکلیف دینے والی چیز نظر آتی ہے تو وہ اسے اپنے ہاتھوں سے دور کر دیتا ہے۔ بچوں سے پیار کا سلوک کرتا ہے۔ عورت کو عزت کا مقام دیتا ہے۔ تمام معمر لوگ اس کے نزدیک قابل احترام ہوتے ہیں۔ وہ عمر رسیدہ لوگوں کے لئے گاڑی یا بس میں یا کسی بھی پبلک مقام پر اپنی سیٹ چھوڑ دیتا ہے۔ بوڑھے اور بے سہارا آدمی کو سڑک پار کرنے میں مدد دیتا ہے۔ وہ جھوٹ اور سفارش سے ناجائز کام نہیں کرواتا۔ وہ امین اور دیانت دار ہوتا ہے۔ غرض اس کا وجود معاشرہ کے لئے ایک نعمت کا درجہ رکھتا ہے نہ کہ زحمت کا۔ جب وہ یہ مقام اور درجہ حاصل کر چکا ہوتا ہے تب کہیں جا کر وہ باخدا انسان بننے کا اہل بنتا ہے جہاں پہنچ کر وہ حقوق اللہ ایک جذب سے ادا کرتا ہے اور اللہ کی مخلوق پر رحمت کا سایہ بن کر چھایا ہے۔ ان سے نیکیاں اس طرح عمل میں آتی ہیں گویا وہ ان کی فطرت کا حصہ ہیں اور ایک معمولی امر ہیں۔ اس کی نظر میں بعض اوقات وہ امور گناہ ہوتے ہیں جو دوسروں کی نظر میں نیکیاں ہوتی ہیں' اس لئے کہ ان کی معرفت اور بصیرت بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ صوفی کہتے ہیں حسنات الابرار سیئات المقربین ان سے نیکیاں اس طرح عمل میں آتی ہیں جس طرح ماں کی محبت بچے کے لئے جوش مارتی ہے۔

جب بھی آپ یا معاشرہ یا ہمارے ادارے ان مراحل کا خیال نہیں رکھیں گے اور انسان کو سیدھا باخدا انسان بنانے کی بے سود کوشش کریں گے وہ اللہ کے قائم کردہ نظام سے بغاوت کر رہے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی قانون ہے کہ جو بھی قانون قدرت اور نظام کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ایک سال کے بچہ سے وہ توقعات رکھتا ہے جو جوان اور بالغ آدمی سے ہونی چاہئیں وہ خود اپنا نقصان کر رہا ہوتا ہے اور احمقوں کی جنت میں رہتا ہے یہی وجہ ہے ہمارے معاشرہ میں MUTATION پیدا ہوتی ہے جہاں جسم تو پوری طرح نشوونما پا جاتا ہے مگر دماغ اور شعور ایک بچے کی حالت تک ہی رہتا ہے۔ اپنے اردگرد غور سے دیکھیں آپ کو اس کے چلتے پھرتے نمونے ہر طرف نظر آئیں گے۔ کوئی بااخلاق نوجوان ایسا نہ ہونا چاہئے جو اپنے استادوں کا والد کے درجہ پر احترام نہ کرے۔ کون بااخلاق نوجوان تعلیمی اداروں کو آگ لگاتا پھرے گا۔ انہیں تعلیم نہیں سیاست کا اکھاڑہ بنالے گا۔ جو دوسروں کو تکلیف پہنچنے پر معذرت نہ کرے۔ لائن توڑ کر آگے بڑھنے کی کوشش کرے گویا دوسروں کا وقت کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ سفارش سے اپنا کام چلائے نقل کرے۔ غریب مگر اپنے سے قابل لڑکے کا حق مارنے کی کوشش کرے۔ عورتوں سے تہذیب سے بات کرنے سے عاری ہو۔ جہاں چور بازاری' ناجائز منافع کو شیر مادر سمجھا جائے اور ایسا کرتے ہوئے وہ کبھی خدا کے خوف سے نہ کانپیں۔ جہاں جھوٹ معمول ہو ایسی سوسائٹی تو جنگل سے بھی بدتر ہے۔ پہلے آپ اس سوسائٹی اور معاشرہ کو انسانی سوسائٹی تو بنالیں پھر جاکر بااخلاق بنانے کی کوشش کریں۔ آپ ایسی سوسائٹی کو سیدھے باخدا بنانا چاہتے ہیں؟ اس عمل میں آپ کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں یہ تو اللہ کے قانون کے خلاف ہے۔ یہ اداروں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ معاشرے کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ایک قدم کے بعد دوسرا قدم اٹھائیں۔ پہلے آدمی کو انسان بننے دیں پھر اس کی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممکتی - حالات - واقعات - شخصیات-

نون سین

سربراہان کا سالانہ گیٹ ٹوگیدر

سوئٹرز لینڈ کے شہر ڈیوس میں اس ماہ ۲٦/ حکومتوں کے سربراہ آپس میں ملاقات کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سربراہان حکومت کا سالانہ "گیٹ ٹوگیدر" ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر اکثر سربراہان ایک دوسرے سے ملاقات کرکے عالمی مسائل کے حل بہتر طور پر سمجھنے اور ان کے متعلق مفید فیصلے کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو وزیراعظم پاکستان اس موقعہ پر بہت سے سربراہان حکومت سے ملاقات کریں گی ۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹری نے ایک پریس بریفنگ میں بتایا کہ چونکہ نرسیمارائو محترمہ بے نظیر بھٹو کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہاں سے واپس آجائیں گے اس لئے اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ ان دونوں کی آپس میں ملاقات ہو سکے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ ہندوستان کی طرف سے دی گئی تجاویز اور محترمہ بے نظیر بھٹو کی ریڈیو ٹیلیوژن پر تقریر کے بعد فضا کو صحیح طور پر جانچنے کے لئے یہ بات نہایت ضروری تھی کہ یہ دونوں ایک ہی جگہ موجود ہوتے اور دیکھا جاتا کہ ملاقات ہوتی ہے یا نہیں اور اگر ملاقات ہوتی ہے تو کیسے خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں بے نظیر بھٹو وسطی ایشیا کے سربراہان حکومت سے بھی ملاقات کریں گی اور بتایا گیا ہے کہ وہ ایک عشائیہ بھی دیں گی۔ اس عشائیہ کے لئے مختلف اہم شخصیات کو مدعو کیا گیا ہے جن میں اقوام متحدہ کی ایجنسیوں کے سربراہ بھی شامل ہوں گے۔

☆ ☆ ☆

کشمیر / استصواب رائے

بتایا گیا ہے کہ ہندوستان نے جو تجاویز مقبوضہ کشمیر کے متعلق پاکستان کو بھجوائی ہیں ان سے پاکستان نے مایوسی کا اظہار کیا ہے گذشتہ روز وزارت خارجہ کے سیکرٹری شہریار خان نے اخبار نویسوں سے کہا کہ ہندوستان کی پالیسی یہ ہے کہ وہ نسبتاً معمولی باتوں پر گفت وشنید کرے۔ تاکہ وہ دنیا کو یہ بتا سکے کہ اس معاملے پر گفت وشنید ہو رہی ہے۔ اگر وہ اس معاملے کو صحیح معنوں میں حل کرنا چاہے تو یقیناً اسے ہر زاویے سے بات کرنی چاہئے۔ یہ بات تو درست ہے تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ

دونوں طرفین ایک دوسرے سے قبل از وقت کوئی شرط منوا نہیں سکتے۔ کیونکہ اگر قبل از وقت کوئی شرط منوانی ہے تو گفت و شنید بیکار ہو کر رہ جاتی ہے لیکن اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ کھلے دل سے بات کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ پاکستان اور ہندوستان گفت و شنید کی میز پر آنے سے پہلے یہ تہیہ کریں کہ ایک دوسرے کی بات سنیں گے۔ اور اس کے مطابق معاملات کو آگے بڑھائیں گے۔ اگر ہندوستان گفت و شنید سے پہلے ہی یہ کہہ دے کہ استصواب رائے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا حالانکہ پاکستان گفت و شنید کر ہی اس لئے رہا ہے کہ استصواب رائے کے متعلق کچھ فیصلہ کیا جائے تو دونوں کی گفت و شنید بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔

☆ ☆ ☆

بچوں میں ہائی بلڈ پریشر

لاہور میں کئے گئے ایک سروے سے پتہ چلا ہے کہ بچوں میں ہائی بلڈ پریشر زیادہ ہو رہا ہے۔ یہ سروے ہارٹ ایسوسی ایشن لاہور نے کیا ہے اور انہوں نے ۳۰۰ بچوں کا معائنہ کرکے دیکھا ہے کہ ان میں سے تیس بچوں کو ہائی بلڈ پریشر تھا۔ ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر گذشتہ منگل کے روز پروفیسر زبیر جو ہارٹ ایسوسی ایشن لاہور کے صدر ہیں نے کہا کہ ۳۷ لڑکیوں میں سے گیارہ ایسی تھیں جنہیں ہائی بلڈ پریشر تھا۔ اس ایسوسی ایشن نے سکیم بنائی ہے کہ لاہور میں پندرہ ہزار بچوں کا میڈیکل چیک اپ کیا جائے اور معلوم کیا جائے کہ ان کا بلڈ پریشر کتنا ہے اور اس کی کیا وجوہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اگلے ہفتے سے یہ پروگرام شروع کیا جائے گا۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ 'تیس سال کی عمر سے کم عورتیں جو حمل روکنے کی دوائیں کھاتی ہیں انہیں ہائی بلڈ پریشر ہو جاتا ہے۔ اس ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کے متعلق بات کرتے ہوئے صدر ایسوسی ایشن نے بتایا کہ یہ ایک غیر حکومتی رفاہی ادارہ ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد میں یہ بات شامل ہے کہ عوام الناس کو دل کے مسائل سے آگاہ کیا جائے اور بروقت ان کے علاج کی کوشش کی جائے۔ اس سلسلے میں اس ایسوسی ایشن نے لٹریچر بھی شائع کیا ہے اور عوام الناس کو

دکھانے کے لئے ایک ویڈیو بھی تیار کی ہے۔ گذشتہ پانچ سال میں ایسوسی ایشن نے کئی سمپوزیم منعقد کئے ہیں جہاں مقامی اور بیرونی ممالک سے آنے والے دل کے ماہرین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اس ایسوسی ایشن کے ماتحت ایک کلینک بھی کام کر رہا ہے جہاں دل کی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

☆ ☆ ☆

صدر لغاری / سائنس

صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پاکستانی حکومت نے تہیہ کر رکھا ہے کہ جنوبی ایشیا کے علاقے میں جوہری توانائی کے پھیلاؤ کو روکا جائے اور یہاں سب کے ساتھ مساوی اور بلاامتیاز سلوک کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت اس بات کا خیرمقدم کرے گی کہ اس علاقے کو جوہری توانائی سے خالی علاقہ بنانے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کیا جائے۔ آپ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بایو ٹیکنالوجی اینڈ جینٹکس انجنیئرنگ کی ایک اختتامیہ تقریب سے فیصل آباد میں خطاب کر رہے تھے۔ مسٹر لغاری نے کہا کہ حکومت جوہری توانائی کے پھیلاؤ کے سراسر خلاف ہے اور اس کا ہرگز یہ ارادہ نہیں کہ ایسا اسلحہ تیار کیا جائے۔ انہوں نے پاکستان کے خلاف پابندیاں لگائی جانے کی مذمت کی۔ صدر مملکت نے اس بات کو سراہا کہ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن نے کامیابیاں حاصل کی ہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہمارا یہ کمیشن نہایت اچھے طریق پر زراعت کے لئے اور صنعت کاری اور طبی ادویہ کے لئے نیوکلیر پاور کو استعمال کر رہا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی اہمیت کو سماجی اور اقتصادی فروغ کے لئے آپ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اب دنیا بھر میں یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ ان کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی۔ آپ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بہت سے ممالک ٹیکنیکی فروغ سے فائدہ حاصل نہیں کر رہے کیونکہ انہوں نے اب تک سائنس اور ٹیکنالوجی کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ جہاں تک ترقی پذیر ممالک کا تعلق ہے وہاں کے مسائل ان کے سیاسی مناقشات اور حکومتوں کے غیر مستحکم ہونے کی وجہ سے بھی زیادہ گمبھیر ہو جاتے ہیں۔ صدر مملکت نے بتایا کہ حکومت نے حال ہی میں سائنس اور ٹیکنالوجی میں نئی پالیسی وضع کی ہے۔ جس کے ذریعے امید ہے کہ تحقیقات کے وسائل میسر آسکیں گے۔ حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کو اولین ترجیحات میں شامل کیا جائے۔

مسجد کی ملکیت پر جھگڑا

ایک اخباری خبر کے مطابق برطانیہ میں ایک مسجد کی ملکیت کے سلسلے میں دو مسلمان فرقوں میں آپس میں تصادم ہوا اور پولیس نے اس تصادم کو رفع کرنے کی کوشش کی اس دوران کچھ نمازی اور کچھ پولیس افسر زخمی ہو گئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ساری رات کی عبادت کے لئے تین ہزار کے قریب لوگ مسجد میں آئے تھے۔ یہ موقعہ شبِ برأت کا تھا۔ اور مسجد لندن کے ایک علاقے میں تھی۔ یہ علاقہ لندن کے شمال میں ہے۔ اس مقام پر جب لوگوں کی کثرت ہو گئی تو ان کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ پولیس نے تصادم کو رفع دفع کرنے کی کوشش کی لیکن عبادت گذاروں نے پولیس پر حملہ کر دیا اور ان پر بوتلیں اور پتھر پھینکے۔ بہت سے عبادت گذار اور پولیس کسی حد تک زخمی ہوئے۔ اس موقعہ پر دو ہزار لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ جھگڑا دراصل مسجد کے کنٹرول کا تھا۔ اور یہ گذشتہ سال مئی سے جب کہ عبادت گذاروں کی ایک مینیجمنٹ کمیٹی تشکیل پائی جس نے پرانی مینیجمنٹ کمیٹی کے ممبروں کو نکال باہر کیا۔ یہ مینیجمنٹ کمیٹی جسے ختم کیا گیا اس نے نو سال تک چندے وصول کرکے کام چلایا۔ پہلے بھی یہ بات سامنے آچکی ہے کہ بعض مساجد کی ملکیت کے جھگڑوں میں لوگ زخمی ہوتے رہے ہیں اور پولیس کو دخل اندازی کرکے ان جھگڑوں کو رفع دفع کرنا پڑا۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اس طرح کی چھوٹی چھوٹی چپقلشیں مسلمانوں کو برطانیہ میں بدنام کر رہی ہیں اور ان کے وقار پر دھبہ لگ رہا ہے۔ بعض لوگوں نے تو یہ بھی کہا ہے کہ بعض اسلامی گروہ تبلیغ کے لئے آجاتے ہیں اور پھر کسی نہ کسی مقام پر ان کا دوسرے لوگوں سے جھگڑا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی مسلمانوں کے وقار کے خلاف ہے۔

امن اور انصاف

سوئٹزرلینڈ میں ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر محترمہ بے نظیر بھٹو وزیراعظم پاکستان نے جمعہ کے روز کہا کہ پاکستان کو اپنے علاقے میں مستقل اور مسلسل امن قائم رہنے میں گہری دلی دلچسپی ہے ہم یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہتے ہیں۔ کہ وہاں سرمایہ کاری ہو اور ملک کو فروغ ملے اور ایسی پالیسیاں جاری رہیں۔ جن سے اسے علاقہ کے تمام ممالک ترقی کرتے رہیں' محترمہ بے نظیر بھٹو عالمی اقتصادی کونسل میں شرکت کی غرض سے وہاں گئیں تھیں آپ نے کہا' کہ ہماری خارجہ پالیسی کا سب سے اہم عنصر علاقے میں قیام امن اور انصاف ہے ہم چاہتے ہیں کہ دنیا کے بہتر حالات کو استحکام ملے۔ انہوں نے کہاکہ جب میں امن اور انصاف کے لفظ استعمال کرتی ہوں تو ان دونوں کو ہم معنی سمجھ کر کرتی ہوں کیونکہ میں یہ جانتی ہوں کہ انصاف کی عدم موجودگی میں امن قائم نہیں ہو سکتا آپ نے اس پریس کانفرنس کے دوران جموں اور کشمیر کا بار بار حوالہ دیا۔ اور حاضرین کو بتایا کہ کس طرح ایک لمبے عرصے سے بھارت کی حکومت کی طرف سے تشدد کیا جا رہا ہے جہاں تک مقبوضہ کشمیر کے مسئلہ کے سلسلہ میں ہندوستان اور پاکستان کی گفتگو کا تعلق ہے اس کی ناکامی کے نتیجے میں انہوں نے ۵۔ فروری کو پاکستان اور کشمیر میں سٹرائیک کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا' کہ ہمارے بار بار کے مطالبہ کے باوجود ہندوستان نے کشمیر میں متعین فوجیں کم نہیں کیں۔

وزیر داخلہ / مصری افراد

وزیر داخلہ میجر جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ اخبارات میں چھپنے والی خبریں جن کا تعلق پانچ مصریوں سے ہے کہ انہیں گرفتار کرکے واپس مصر بھیج دیا گیا ہے غلط ہیں۔ انہوں نے کہاکہ ہماری حکومت نے مصر کے ساتھ ایسا کوئی معاہدہ بھی نہیں کیا اور ہم نے کسی مصری کو گرفتار کرکے واپس مصر بھی نہیں بھیجا۔ افغانستان کے متعلق انہوں نے بتایا کہ جن افغانیوں کے پاس ویزے اور ضروری دستاویزات ہیں انہیں باقاعدہ طورخم کے راستے پاکستان آنے دیا جا رہا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو وہاں جنگ کی وجہ سے زخمی ہو گئے ہیں انہیں بھی پاکستان آنے دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات غلط ہے کہ ہم نے سرحد بند کر دی ہے البتہ غیر ضروری افراد کو آنے نہیں دیا جا رہا۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں پچھلے دنوں یہ خبریں بھی ملی تھیں کہ جو مہاجرین پاکستان سے واپس افغانستان چلے گئے تھے ان میں سے بھی کئی ایک واپس آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ان کے علاوہ بھی جنگ کے خطرے کے پیش نظر اب گھر بار چھوڑ کر افغانی لوگ پاکستان داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو آنے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن ویزہ رکھنے والے لوگ باقاعدہ طور پر طورخم کے راستے پاکستان میں داخل ہو رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳

طالبات کو ابتدائی مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ بلکہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس مقام پر پہنچ سکیں کہ زبان دان کہلا سکیں اور آسانی سے علمی کتابیں پڑھ سکیں میں اس نصیحت کے ساتھ اس تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ کہ امید ہے شاہ صاحب بھی اس بات کی کوشش کریں گے کہ جو خواتین تعلیم میں کمزور ہیں وہ پیچھے نہ رہیں۔ اور خواتین بھی اس وجہ سے کہ کوئی استاد توجہ نہیں کرتا۔ اس کے مضمون میں سستی نہ کریں گی۔ شرافت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔ یاد رکھو ہمارے سامنے اتنا عظیم الشان مقصد ہے کہ جس کے پورا کرنے کے لئے مردوں اور عورتوں سب کو مل کر کام کرنا چاہئے۔ عورتوں میں کام کرنے کا سچا جذبہ ہوتا ہے۔ مگر وہ ہمت جلدی ہار دیتی ہیں۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ استقلال کے ساتھ اپنی کوشش جاری رکھیں۔

بقیہ صفحہ ۴

حال تھا کہ غزوہ تبوک کے موقع پر تحریک کی گئی تو گھر کا سارا مال لاکر پیش کر دیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا فائدہ مجھے ابوبکرؓ کے مال نے دیا اتنا کسی کے مال نے نہیں دیا۔

رزق حلال کا اتنا خیال تھا کہ خلافت کے دوسرے ہی روز کپڑوں کی گٹھڑی اٹھا کر روزی کمانے چلے تو راستہ میں بعض جلیل القدر صحابہ ملے انہوں نے کہا اب آپ کا خرچ بیت المال ادا کرے گا آپ دوسری قومی ذمہ داریوں کو سنبھالیں۔

بقیہ صفحہ ۵

تربیت کے ذریعے سے اسے بااخلاق بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ بعض دفعہ ہم ان باتوں پر زور دینا شروع کر دیتے ہیں جن کا اخلاق سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ جب انسان خدا کی خاطر اس کے قانون کی پیروی کرتے ہوئے بااخلاق انسان بن جاتا ہے تب ہی جاکر اس میں اہلیت پیدا ہوتی ہے کہ وہ باخدا انسان بن سکے اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ کار نہیں۔ ایسا معاشرہ جو ابھی آداب انسانیت بھی ابھی پوری طرح نہ سیکھ سکا ہو اسے آپ کس طرح سیدھا باخدا انسان بنا سکتے ہیں ہر ایک مرحلہ کے درمیان ایک خلیج ہوتی ہے جو پار کرنے کے بعد ہی دوسرا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ اگر آپ چلنے کے قابل تو ہوئے نہ ہوں اور پرواز کی کوشش کریں تو آپ اس گڑھے میں گر جائیں گے۔ کاش ہم اللہ کے قانون اور مقرر کردہ مراحل کو سمجھیں اور پھر اس کے مطابق اس سمت میں معاشرہ کو قدم بقدم آگے بڑھائیں۔

درخواست دعا

○ مکرم ملک ارشاد الحق صاحب۔ کراچی اعصابی کمزوری کی وجہ سے علیل ہیں اسی طرح ان کی اہلیہ محترمہ سلیمہ ارشاد صاحبہ پتہ میں پتھری کے باعث بیمار ہیں۔

○ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق بھٹی صاحب آف نواب شاہ سندھ کی آنکھوں میں کالا موتیا کی تکلیف ہے ان کی آنکھوں کا اپریشن چند یوم بعد ہو رہا ہے۔

○ مکرم عبدالرشید تبسم صاحب کارکن وقف جدید کے بڑے بھائی مکرم ناصر محمود خاں ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر میڈیکل C.M.H. لاہور میں گلے کے کینسر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں شفاء عطا فرمائے۔

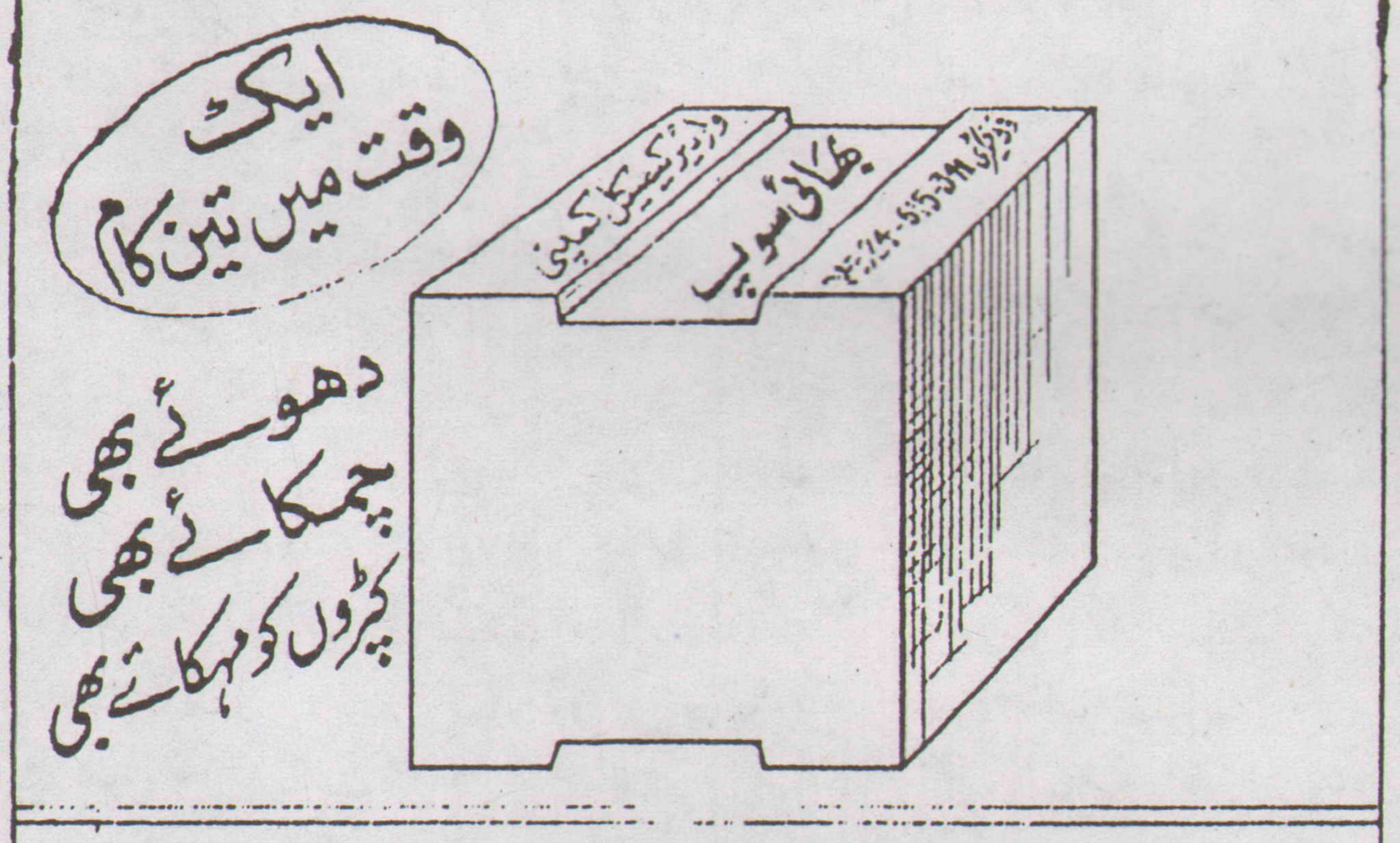

WARRIOR بھائی سوپ رجسٹرڈ WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔

اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں۔

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۶۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴ // فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۲۴ دن

مبارک صد مبارک ۱۲ گھنٹے نشریات مبارک ہوں / ۸' مکمل ڈش انٹینا مع امپورٹڈ ریسیور -/۹۵۰۰ ۸' مکمل ڈش انٹینا مع پاکستانی ریسیور -/۶۵۰۰ نیز ہر سائز کی ڈشیں ہول سیل میں دستیاب ہیں | ٹی وی پوائنٹ بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد فون: دفتر ۳۰۸۰۶ رہائش: ۶۸۰۳۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: یکم - فروری- سردی کا سلسلہ جاری ہے۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ ڈیواس میں وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے دنیا کے بعض ترقی یافتہ ملکوں کے رہنماؤں سے پاکستان میں سرمایہ کاری کے موضوع پر تبادلہ خیالات کیا وزیر اعظم کے مذاکرات پاکستان کو تاجکستان کے ذریعے وسطی ایشیا سے ملانے کے لئے لواری سرنگ کی تعمیر عالمی تجارت کے لئے پاکستان اور وسطی ایشیاء کے درمیان رابطہ کے لئے ریلوے یا سڑک کی تعمیر پاکستان میں انڈسٹریل سٹیٹس کا قیام اور پاکستان میں تھرمل بجلی کے یونٹوں کی نج کاری کے لئے سرمایہ کی فراہمی پر مرکوز رہے۔ سویڈن کے وزیر اعظم نے بھی وزیر اعظم بھٹو سے ملاقات کی اور باہمی تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

○ بھارتی زی-ٹی-وی-نے پاکستانی وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی کشمیر پر حالیہ تقریر کو کراری تقریر قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ ذوالفقار علی بھٹو اور قائد اعظم محمد علی جناح کی طرح دو ٹوک انداز اختیار کیا ہے اور وہ مسئلہ کشمیر کو بین الاقوامی رنگ دینے کی کوشش تیز کر رہی ہیں۔

○ صدر فاروق احمد لغاری نے ڈیرہ غازیخان میں کہا ہے کہ پہاڑی علاقوں میں چھوٹے ڈیم بنائے جائیں گے اور ان میں جمع شدہ پانی نہ صرف آب پاشی کے لئے استعمال کیا جائے گا بلکہ ڈویژن کے مختلف علاقوں میں پینے کا پانی مہیا کرنے کے بھی کام آسکے گا۔ صدر نے ہیروئن کے عادی مریضوں کے علاج کے لئے قائم نئی زندگی ہسپتال کا معائنہ کیا اور اس کی کوششوں کو سراہا انہوں نے کہا کہ نشہ چھوڑنے والے افراد کو ترجیحی بنیاد پر ملازمتیں فراہم کی جائیں گی۔

○ کراچی میں اتوار کے روز شروع ہونے والے ہنگامے کل بھی جاری رہے اور پر تشدد واقعات اور ہنگاموں میں ۴ افراد ہلاک ہو گئے۔ علاقے میں فوج اور رینجرز کا گشت جاری ہے۔ اور اس نے حالات پر قابو پالیا ہے۔ یاد رہے یہ ہنگامے ملیر کو ضلع بنانے کے خلاف ایم کیو ایم حقیقی کے احتجاج کے بعد شروع ہوئے تھے۔

○ پنجاب اسمبلی کے ارکان نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ لوڈشیڈنگ ختم کی جائے کیونکہ اس سے پنجاب میں زراعت، صنعت و تجارت بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ اس لئے لوڈشیڈنگ میں بتدریج کمی کرتے ہوئے اس کے خاتمہ کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں۔

○ پاکستانی وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے بتایا ہے کہ شمعون پیریز نے ایک ماہ کے دوران تین مرتبہ میرے ساتھ رابطے کی کوشش کی تاہم تینوں مرتبہ میں نے اسرائیلی وزیر خارجہ کے ساتھ ملاقات سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم او۔ آئی۔ سی کے فیصلے کے پابند ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کا مسئلہ یروشلم کا معاملہ طے ہونے تک ملتوی رہے گا۔

○ پاکستان کی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے سویڈن کے وزیر اعظم سے ۷۰ کروڑ ڈالر مالیت کی آبدوزوں کی خریداری کی بات چیت کی۔ جس کا مزید جائزہ پاکستانی وزارت دفاع لے گی۔ اس کے علاوہ سویڈن اس سرنگ کی تعمیر میں بھی مدد دینے پر غور کر رہا ہے جو پاکستان اور قازقستان کو منسلک کرے گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے ہدایت کی ہے کہ پنجاب میں لازمی پرائمری تعلیم کا بل بلا تاخیر تیار کیا جائے۔ وہ پنجاب کابینہ کے اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔ اس اجلاس میں قومی انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا کے متعلق تفصیلی غور و فکر کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ وٹو نے بعض جماعتوں کی طرف سے دیواروں پر اشتعال انگیز فرقہ وارانہ نعرے لکھنے پر اظہار افسوس کیا۔

○ روس کے قوم پرست رہنما زرینووسکی نے کہا ہے کہ سربوں پر حملہ روس کے خلاف اعلان جنگ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ یورپ کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ روسی فوجیں ان کے ملکوں میں موجود ہیں۔

○ تنظیم آزادی فلسطین اور اسرائیل کے درمیان فلسطین کی خود مختاری کے بارے میں معاہدہ آٹھ دس روز میں ہو جائے گا۔

○ متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ زاہد بن سلطان نے بوسنیا ہرزگوینا کے بارے میں مغربی ملکوں کے رویئے کی مذمت کی ہے۔

○ روس نے خلائی پروازوں کے تیس سالوں کے عرصہ میں صرف دو خواتین کو خلا میں بھیجا۔ اب روس تیسری خاتون کو خلا میں بھیجے گا جو ٦ ماہ خلائی سٹیشن میں رہے گی۔

○ افغانستان میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ وزیر اعظم حکمت یار اور اتحادیوں کی فوج نے کابل شہر پر جنوبی علاقے کی طرف سے زبردست حملہ کیا حملہ کا مقصد صدر ربانی کی فوجوں کو شرقی محاذ سے ہٹانا تھا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں پونچھ کی تحصیل میں حریت پسندوں نے ایک فوجی چھاؤنی پر راکٹوں سے حملہ کر دیا ہے جس کے نتیجے میں ۱۵ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ صدر آزاد ریاست جموں و کشمیر سردار سکندر حیات نے کہا ہے کہ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی میں پاکستان کو بھرپور کردار ادا کرنا ہو گا۔

○ سکھوں کی بین الاقوامی تنظیم دل خالصہ کے چیئرمین نے کہا ہے کہ سکھ اور کشمیری متحد ہو کر لڑیں تو آزادی کی منزل قریب ہو جائے گی۔

○ اپوزیشن لیڈر میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر تیتروں کے شکار میں مصروف ہیں اور وزیر اعظم خاندانی جھگڑوں میں الجھی ہوئی ہیں۔ تیتروں کے شکار پر لاکھوں خرچ کرنے والوں کو غریبوں سے ہمدردی نہیں ہو سکتی۔

هُوالشّافی
پینز کیوریٹو سمیل
Pains Curative Smell
سر سے لیکر پاؤں تک ہر قسم کے دردوں کے فوری علاج کیلئے حسبِ ضرورت سونگھیں۔
(پیٹ درد کے لئے ڈائجسٹ کیوریٹو سمیل Digest Curative Smell
اور درد دل کیلئے ہارٹ کیوریٹو سمیل Heart Curative Smell زیادہ مفید ہیں۔)
قیمت:- فی سمیل 20.00 روپے، روزمرہ کی سات کیوریٹو سمیلز خوبصورت پرس میں 150.00 روپے علاوہ ڈاک خرچ 10.00 روپے
بیرونِ پاکستان:- فی سمیل:- ڈالر $5
مکمل پرس ڈالر $40 (ترقی پذیر ممالک کیلئے علیحدہ ریٹ)
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون:- سیلز 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 606
ٹیلیگرام:- "CURATIVE"
فیکس:- 606 4524 92

خوشخبری
ہر قسم کے نئے پرانے اور پیچیدہ امراض کے کامیاب علاج کیلئے ایک دفعہ ضرور تشریف لائیے اور ہومیو پیتھک علاج کی افادیت سے خود کو مستفید فرمائیے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ شفاء پا جائیں گے۔ اپنی علامات لکھ کر بذریعہ ڈاک بھی دوائی منگوا سکتے ہیں
شاہد ہومیو شفاخانہ
بالمقابل چمن عباس راجیکی روڈ ربوہ

ھوالشافی
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پُر امید واحد علاجگاہ
دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 212358
ربوہ میں ہر ماہ کی 5 6 7 تاریخ کو
کراچی میں ہر ماہ کی 12 13 14 15 تاریخ کو
ملتان میں ہر ماہ کی 25 26 27 28 تاریخ کو

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ☎ 218527